رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۰۹۳

ان تنصروا اللہ ینصرکم ویثبت اقدامکم

الحکم

چہ باور ہست ہمت میں نہ در قضا سے
کہ شکلے کہ ہمت کا حامی خدا ہے

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

منارۃ المسیح

[illegible]

جلد ۲۰ — قادیان دارالامان ۱۴ اگست ۱۹۱۸ء — نمبر ۲۶

الحکم اور اُس کے معاونین

الحکم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عہد سعادت کی یادگار ہے سلسلہ عالیہ احمدیہ کا یہ پہلا اخبار ہے جسنے مشکلات اور عسرت کی گھڑیوں میں خدا کے فضل اور توفیق سے خدمت سلسلہ کے گرانبار کو اٹھایا پھر اسنے توفیق ایزدی سے جو خدمت کی وہ کوئی مخفی بات نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے بعد حضرت خلیفہ اول کے عہد خلافت میں الحکم مشین کیوجہ سے مالی مشکلات میں مبتلا ہوا اور ۹ ہزار سے زائد کے نقصانات اسے برداشت کرنے پڑے۔ اجتک ان نقصانات کا اثر اور بقیہ موجود ہے حضرت خلیفۃ اول رضی اللہ عنہ الحکم کی ضرورت اس حد تک محسوس کرتے تھے کہ آپ نے مجھ سے

الحکم کو بند نہ کرنیکا عہد لیا اور نہ ایک مرتبہ بلکہ تین مرتبہ۔

اور اپنی آخری تقریر میں الحکم کیلئے ۲ ہزار کی اپیل کی اور مرض الموت میں الحکم کو حضرت اولوالعزم کے سپرد کیا اس طرح میرا ہاتھ عملی طور پر اولوالعزم کے ہاتھ میں دیدیا۔ انجمن موجود تھی۔ اسکے مشہور کارکن موجود تھے مگر الحکم کے اجرا اور استقلال کی ذمہ داری حضرت اولوالعزم کے سپرد کردی اور ایک ہزار اپنی جیب سے دینے کا وعدہ فرمایا مگر منشاء الہٰی کچھ اور تھا۔ آپکا وقت آپہنچا تھا۔ اس لئے آپ الحکم کی امانت کو اپنے جانشین کے سپرد کرکے رفیق اعلیٰ سے جا ملے۔

اسوقت الحکم کا اجرا نہایت ضروری تھا۔ جو فتنہ حضرت خلیفہ اول کی وفات پر نمودار ہوا الحکم خدا کے فضل سے اس میں ایک کامیاب اور تجربہ کار سپاہی کی حیثیت میں آگے رہا لیکن بعض ناعاقبت اندیشوں نے یہ سمجھا کہ اس انقلاب میں الحکم کا ہاتھ ہے تو اللہ تعالیٰ کی مشیت نے الحکم کی اشاعت کو معرض التوا میں ڈالدیا تا ظاہر ہو کہ خلافت کی تائید میں

صرف خدا ہی کا ہاتھ کام کرتا ہے

قریباً دو برس کے بعد الحکم پھر جاری ہوا ہے اور یہ اسکا عہد جدید ہے۔

انوار احمدیہ پریس قادیان میں باہتمام شیخ یعقوب علی تراب احمدی پروپرائٹر پبلشر شایع ہوا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عہد سعادت کی اس یادگار کو زندہ رکھنا ہر مخلص احمدی کا فرض ہے۔ یہ وہ اخبار ہے جس کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنا بازو فرمایا ہے۔ یہ وہ اخبار ہے جو مقدمات حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں عظیم الشان نشان کی حیثیت میں کامیاب ہوا۔ پھر حضرت خلیفہ اول نے اس کے قیام و بقا کیلئے اپیل فرمایا۔ اس امانت کو اپنی آخری ایام زندگی میں اپنے جانشین یعنے حضرت خلیفہ ثانی کے سپرد فرمایا۔ ان حالات میں احباب سمجھ سکتے ہیں کہ اس کے بقاء و قیام کے لئے ان کا کیا فرض ہے۔ الحکم کے بقا کے لئے تین تجویزیں پیش کی گئی ہیں:۔

(۱) پچاس ایسے بزرگ جو عطے سالانہ دیں۔

(۲) ایک سو دس روپیہ سالانہ دیں۔

(۳) پچاس جو دس دس خریدار عطا فرماویں +

اس کے علاوہ ہر شخص الحکم کا معاون ہو سکتا ہے۔ جو کسی طرح بھی اس کی مدد کرے آپ سوچکر بتاویں کہ آپ کس طرح پر الحکم کی امداد کر سکتے ہیں؟

حیاتِ ملّی کے اسباب

(الحکم میں مضامین کا ایک خاص سلسلہ)

الحکم کے پہلے نمبر میں قربانی کے پاک جذبہ کی طرف توجہ دلائی گئی تھی اور گویا یہ بتایا گیا تھا کہ الحکم کا یہ دورِ جدید اپنے قارئین کرام میں اس روح کے نشو و نما کی تحریک کریگا۔ وباللہ التوفیق +

حیاتِ ملی کچھ شک نہیں کہ بہت سی قوتوں کے نیچے مخفی ہے۔ اور قومی زندگی کی روح اخلاق کے کمال اور تسویہ اعمال سے پیدا ہوتی ہے اور اخلاقی زندگی کا نشو و نما ہمیشہ آزادی رائے سے ہوتا ہے۔ اور جب تک انسانی قلب خوف و خطر کے قلعوں سے نکل نہیں آتا اس وقت تک قوم کا نظام اخلاق و نظام عمل کبھی ترقی نہیں کر سکتا نہ اس میں قوت و استقلال پیدا ہو سکتا ہے +

قرآن مجید نے (جو ہمارے لئے نہیں بلکہ کل دنیا کے لئے ایک نور اور کامل رہنما ہے) اس اصل کو مختلف مقامات پر نہایت ہی مؤثر اور مدلل طریقوں پر بیان کیا ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ موت کے خوف اور شدائد و مصائب کے خطرات سے ضمیر کو آزاد کرے۔ اور صرف ایک ہی ہستی کا خوف انسانی ضمیر پر مستولی ہو۔ کیونکہ وہ خوف حضرت سلیمان علیہ السلام کے الفاظ میں

خدا کا خوف حکمت کا آغاز ہے

پس قرآن کریم اور اسلام انسانی ضمیر کو جس خوف سے ڈراتا ہے وہ خدا کا خوف ہے اور باقی ہر قسم کے خوفوں سے اسے آزاد کر کے ایک ایسے مقام پر کھڑا کر دینا چاہتا ہے

جہاں سے وہ دعوت الی الحق کر سکے

قرآن مجید نے انبیاء علیہم السلام کے نمونے پیش کئے ہیں۔ ابوالانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اعمال کو اسوہ حسنہ کے رنگ میں پیش کر کے بتایا ہے کہ

اظہار حق کے لئے کیسی جرأت درکار ہے

قرآن مجید نے نفاق کے نقصانات اور منافق کی زندگی کے حالات پیش کر کے بتایا ہے کہ وہ کیسی مکروہ اور مبغوض شے ہے۔ انسانی قویٰ کی بیخ کنی اور تذلیل کا موجب یہ خصلت ہے اس کے ذکر سے قرآن کریم کی یہی غرض ہے کہ وہ انسان کو قوتِ فیصلہ اور آزادی رائے کی طرف توجہ دلائے +

پس دنیا میں کوئی اصلاح کا کام ہو اس کے لئے ضرورت ہے کہ انسان جو کچھ کہنا چاہے اسے حق سمجھ اور جان کر کہے اور جہاں اسے اپنی غلطی کا احساس ہو اسے چھوڑ دے۔ الحکم اپنے عہد جدید کے موضوع پر عنوان بالا کے ماتحت ایک سلسلہ مضامین کا لکھنا چاہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے توفیق دی اور اسکا فضل شامل حال ہوا تو وہ اسے اگلی اشاعت سے شروع کریگا میں اپنے دوستوں اور قارئین کرام کی خدمت میں یہ عرض کرتا ہوں کہ وہ شخصیت اور فوقیات کے سوال کو الگ رکھکر اس سلسلہ مضامین کو پڑھیں۔ اور صحیح نتائج پر پہنچنے کی کوشش کریں۔ واللہ الموفق +

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات

(۱)

ریا فرمایا ریا کی رفتار بہت دھیمی ہوتی ہے اور وہ چیونٹی سے بھی باریک چلتی ہے ہر تحسین اور توہین میں ریا کا ایک شعبہ ہوتا ہے یہاں تک کہ مومن کو چاہئے کہ اگر اسے کسی کی طرف سے کوئی نیکی اور فائدہ پہنچے تو اگر وہ اسکی تحسین سے پہلے خدا کی تعریف نہیں کرتا تو یہ بھی ریا میں داخل ہے۔ ایسا ہی کسی تکلیف یا بدی کے وقت ضروری ہے کہ خدا کی حکمت کو مد نظر رکھے۔ **مومن** کا کمال تو یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنے ان تعلقات کو جو خدا تعالیٰ کے ساتھ رکھتا ہے کبھی پسند نہیں کرتا کہ دوسروں کو اسکا علم ہو بلکہ بعض صوفیوں نے کہا ہے کہ جب مومن خدا تعالیٰ کے ساتھ شدت ارتباط اور محبت کی وجہ سے گوشہ تنہائی میں اپنی مناجات کر رہا ہو اس وقت کوئی اسکو دیکھ لے تو وہ اس سے زیادہ شرمندہ ہوتا ہے جیسے کوئی زنا کار عین زنا کاری کے وقت پکڑا جاوے ٭

پس ریا سے بچنا چاہئے اور اپنے ہر قول و فعل کو اس سے محفوظ رکھنا چاہئے ٭

(۲)

دعا فرمایا دعا کے لئے رقت والے الفاظ تلاش کرنے چاہئیں یہ مناسب نہیں کہ انسان مسنون دعاؤں کے ایسا پیچھے پڑے کہ انکو جنتر منتر کی طرح پڑھتا رہے اور حقیقت کو نہ پہچانے۔ اتباع سنت ضروری ہے مگر تلاش رقت بھی اتباع سنت ہے اپنی زبان میں جسکو تم خوب سمجھتے ہو دعا کرو تا کہ دعا میں جوش پیدا ہو **الفاظ پرست مخذول ہوتا ہے حقیقت پرست بننا چاہئے** مسنون دعاؤں کو بھی برکت کیلئے پڑھنا چاہئے۔ مگر حقیقت کو پاؤ۔ ہاں جسکو زبان عربی سے موافقت اور فہم ہو وہ عربی میں پڑھے ٭

وظیفہ ایک شخص نے پوچھا کیا وظیفہ پڑھا کروں۔ فرمایا **استغفار** بہت پڑھا کرو ٭

انسان کی دو ہی حالتیں ہیں یا تو وہ گناہ نہ کرے اور یا اللہ تعالیٰ اس گناہ کے بد انجام سے بچالے سو استغفار پڑھنے کے وقت دونوں معنوں کا لحاظ رکھنا چاہئے ایک تو یہ کہ اللہ تعالیٰ سے گذشتہ گناہوں کی پردہ پوشی چاہے اور دوسرا یہ کہ خدا سے توفیق چاہے کہ آئندہ گناہوں سے بچائے۔ مگر استغفار صرف زبان سے پورا نہیں ہوتا بلکہ دل چاہئے (نماز میں اپنی زبان میں بھی دعا مانگو۔ یہ ضروری ہے) ٭

فرمایا تقویٰ اختیار کرو۔ تقویٰ ہر چیز کی جڑ ہے تقویٰ کے معنے ہیں ہر ایک باریک در باریک گناہ سے بچنا۔ تقویٰ اس کو کہتے ہیں کہ جس امر میں بدی کا شبہ بھی ہو اس سے کنارہ کرے ٭

---

(۳) **فرمایا**

بعض لوگ پوچھا کرتے ہیں کہ ایسے لوگ جو برا نہیں کہتے مگر پورے طور پر اظہار بھی نہیں کرتے محض اس وجہ سے کہ لوگ برا کہینگے کیا ان کے پیچھے نماز پڑھ لیں ٭

میں کہتا ہوں ہرگز نہیں!

اس لئے کہ ابھی تک ان کے قبول حق کی راہ میں ایک ٹھوکر کا پتھر ہے اور وہ ابھی تک اسی درخت کی شاخ ہیں جسکا پھل زہریلا اور ہلاک کرنے والا ہے۔ اگر وہ دنیا داروں کو اپنا معبود اور قبلہ نہ سمجھتے تو ان سارے حجابوں کو چیر کر باہر نکل آتے اور کسی کے لعن و طعن کی ذرا بھی پرواہ نہ کرتے۔ اور کوئی خوف شماتت کا انہیں دامنگیر نہ ہوتا بلکہ وہ خدا کی طرف دوڑتے پس یاد رکھو کہ تم ہر کام میں دیکھ لو کہ **خدا راضی ہے یا مخلوق** جب تک یہ حالت نہ ہو جائے کہ خدا کی رضا مقدم ہو جائے اور کوئی شیطان اور رہزن نہ ہو سکے اس وقت تک ٹھوکر کھانے کا اندیشہ ہے ٭

گذشتہ صحبتوں کی یاد

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عصرِ سعادت کی یاد آنکھوں میں آنسو اور دل میں درد پیدا کئے بغیر نہیں رہتی۔ کس وقار اور عظمت اور محبت و شفقت کے جذبات سے لبریز دل لیکر آپ اپنے خدام میں بیٹھتے آپ کے کلام کو سننے کے لئے کس جوش اور ذوق کے ساتھ ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتا ان کیفیتوں کو کوئی قلم آپ کے وصال کے گیارہ برس بعد کیا بیان کریگا اسوقت بھی قلم میں یہ طاقت نہ تھی۔ صبح کی سیر اور شام کے دربار میں وہ گوہر آبدار حقایق و معارف کے لٹتے تھے کہ حاضرین شوق اور ارادت کی آنکھوں سے انہیں لیتے اور پھر بھی خواہش باقی رہتی ۱۹۰۱ء کے ستمبر میں خطبہ الہامیہ طبع ہو رہا تھا۔ اس تقریب سے اور بعض اور اسباب پیدا ہو گئے تھے عجیب عجیب نکات بیان ہوتے تھے حضرت مخدوم الملتہ نے یکم اکتوبر ۱۹۰۱ء کو سیالکوٹ ایک خط لکھا جو میں نیچے درج کرونگا۔ اس سے اس عہد سعادت کی مجلس کا ایک مختصر سا نقشہ قارئین کرام کے سامنے آئیگا +

اسکی تائید میں الحکم کی ایک اشاعت میں سے چند سطریں نقل کرتا ہوں جو دارالامان کی ایک شام کے عنوان سے لکھا تھا

جو نظارہ ہر روز ہم یہاں دیکھتے ہیں اور کل یوم ھو فی شان کا نقشہ ہمارے سامنے ہوتا ہے اسکا مرقع محض الفاظ میں ہم ناظرین کے سامنے پیش بھی تو نہیں کر سکتے اسلیئے اس امر کی بہت بڑی ضرورت رہتی ہے کہ احباب یہاں بار بار آئیں اور خود امام ہمام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مبارک منہہ سے وہ باتیں سنیں جو وہ لیکر آیا ہے اس کے چاند سے چہرہ کو دیکھکر اس کے پر حکمت کلام کو سنکر یقیناً دل میں ایک تازہ قوت اور ایمان میں ایک نئی رنگت اور روح میں ایک نرالی تازگی پیدا ہوتی ہے کشف حقایق کا آج کل ایک عجیب دریا بہ رہا ہے اور ہمارا ایمان ہی شہادت دیتا ہے کہ وہ نشان جو تین سال کے اندر حضرت اقدس امام ہمام علیہ السلام کی دعا کے نتیجہ میں ظاہر ہونے والا ہے بغرض حقایق و معارف کا ان ایام میں ایک خاص دریا بہ رہا تھا۔ اسی کے متعلق حضرت مخدوم الملتہ نے اس خط میں ذکر کیا ہے۔ اسی خط میں ایک الہام کا ذکر ہے اسکی مزید تصریح کیلئے ۱۰ اکتوبر ۱۹۰۱ء کے الحکم میں دارالامان کے عنوان کے نیچے جو شایع ہوا تھا اسے خط کے بعد یہ درج کر دیا ہے تاکہ ناظرین اچھی طرح سمجھ سکیں۔ ایڈیٹر +

قادیان ۔ ۱ ۔ اکتوبر

میر صاحب السلام علیکم و رحمتہ اللہ و برکاتہ

جس طرز کا رنگ آجکل حضرت موعود علیہ السلام کی صحبت نے اختیار کر رکھا ہے اس نے قلم کو بیکار کر دیا ہے۔ صبح اور شام بڑی وسیع گفتگو عجائب نکات پر ہوتی ہے۔ چودہری مولی بخش صاحب بڑی لذت سے بیٹھے ہوتے ہیں اور تعطیلات کے اختتام سے پہلے نکلنا ہی نہیں چاہتے رات بڑے زور شور سے پھر گفتگو تھی کہ مسیح کی ولادت اگرچہ عجیب تھی مگر وہ ایک پیش خیمہ اور نمونہ تھی۔ میری پیدایش یعنی بعثت اس سے ہزارہا درجہ زیادہ عجیب ہے۔ بموجب پیشگوئی کے ایک ہزار سال کی موت کے بعد خدا نے مجھے پیدا کیا۔ دریہ بڑا دراز مضمون ہے۔ کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا تھا کہ تین سو سال تک میرا دور ہے اور پھر ہزار سال تک فیج اعوج ۔ اور پھر چودھویں صدی میں مسیح موعود کا وقت ہے اور آپ نے دو ہی زمانوں کو پسند فرمایا ہے اپنے زمانہ کو اور آخری زمانہ کو اور بڑی تشریح فرمائی کہ مسیح سے لیکر خیر القرون تک ایک ہزار سال ہوتے ہیں بموجب پیشگوئی مکاشفات اور دیگر انبیاء علیہم السلام کے اتنی برس تک یعنی ہزار سال تک شیطان قید رہا۔ اور پھر ہزار سال تک یعنی خیر القرون سے تیرھویں صدی تک چھوٹا رہا ۔ اور اب مسیح موعود کا زمانہ اسکی موت اور ہلاکت کا زمانہ ہے (پھر فرمایا رات کو الہام ہوا کہ فری میسن مسلط نہ کئے جائیں گے کہ اُسے (مسیح موعود) ہلاک کریں ۔ فرمایا فری میسن سے مراد پوشیدہ منصوبہ باز ہیں) اسطرح بڑی دراز گفتگو فرمائی غرض قرآنی حقایق کا خوب انکشاف ہو رہا ہے ۔ عاجز عبد الکریم

۲۰ ستمبر ۱۹۰۱ء کی رات کو حضرت ام المومنین علیہا السلام نے ۱۲ بجے کے قریب ایک رویا دیکھی اور آپ نے حضرت اقدس کو اسی وقت اس رویا سے اطلاع دی اور وہ یوں ہے:-

عیسیٰ کا مسئلہ حل ہو گیا

خدا کہتا ہے

میں جب عیسیٰ کو اُتارتا ہوں تو پوڑی کھینچ لیتا ہوں

اس کے معنے حضرت ام المومنین کے دل میں یہ ڈالے گئے کہ

عیسیٰ کی وفات و حیات میں انسان کا دخل نہیں

یہ تو رویا کا مضمون ہے حضرت امام ہمام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اس پر میں نے توجہ کی تو یہ القا ہوا کہ حقیقت میں ہزار سالہ موت کے بعد جو اب احیا ہوا ہے اس میں انسانی ہاتھ کا دخل نہیں۔ جیسے خدا نے مسیح کو بن باپ کے پیدا کیا تھا یہاں مسیح موعود کو بلا واسطہ کسی استاد یا مرشد روحانی زندگی عطا فرمائی۔ استاد بھی حقیقت میں باپ ہی ہوتا ہے۔ بلکہ حقیقی باپ استاد ہی ہوتا ہے۔ افلاطون کہتا ہے کہ باپ تو روح کو زمین پر لاتا ہے اور استاد زمین سے آسمان پر پہنچاتا ہے غرض تو جیسے مسیح بن باپ پیدا ہوا اور اس کی اس حیات میں کسی انسان کا دخل نہ تھا۔ ویسے ہی یہاں بدوں کسی استاد یا مرشد کے خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل اور فیض سے روحانی زندگی عطا کی۔

پھر میں نے موت کے متعلق جب توجہ کی تو ذرا سی غنودگی کے بعد الہام ہوا۔ **فری میسن مسلط نہیں کئے جائینگے کہ اسکو ہلاک کریں**۔ فری میسن کے متعلق میرے دل میں گذرا کہ جن کے علاوہ مخفی ہوں۔

پوڑی کے متعلق یہ تفہیم ہوئی کہ ارواح کا نزول آسمان ہی سے ہوتا ہے اور صعود بھی آسمان ہی پر ہوتا ہے

غرض یہ کیسی لطیف بات ہے کہ خدا تعالیٰ نے اس میں عظیم الشان بشارت اور پیشگوئی رکھدی ہے لوگ ہمارے قتل کے ارادے کرینگے مگر خدا تعالیٰ انکو ہم پر مسلط نہیں کریگا۔

مختصر نوٹ

مسلمان قیدیوں کی تعداد میں اضافہ

صوبجات متحدہ کے محکمہ جیل کی انتظامی رپورٹ بابت سال گذشتہ سے ہمعصر لیڈر نے یہ اقتباس دیا تھا کہ مسلمان سزا یافتگان کی تعداد ترقی پر ہے اور ہندوؤں کی تنزل کا میلان ظاہر کرتی ہے۔ الآخرہ اس پر ہمعصر ہمدم نے مسلمانوں کی اس اخلاقی کمزوری کے موجبات پر بحث کرتے ہوئے ہندوؤں کے تعصبات اور خود غرضیوں کو بھی ذمہ وار قرار دیا ہے۔

مَیں اس قسم کی رائے کو بجائے خود تعصب اور خود غرضی کا نتیجہ سمجھتا ہوں۔ ہمدم پولیٹیکل پلیٹ فارم پر تو مسلمانوں کو ہندوؤں کا ہم نوا بنانے میں پیش پیش ہے اور جب وہ اپنی دینی غفلت اور سستی اعمال سے افعال ناشدنی میں گرفتار ہوتے ہیں تو انہیں دوسروں کے ذمہ تھوپتا ہے۔ مسلمان جبتک دینی حالت کو درست نہیں کرینگے اس وقت تک کسی کی حکومت کے نیچے نہیں تو جس حد تک بھی وہ قعر مذلت میں گریں کم ہے ضرورت اس امر کی ہے کہ انکے شیرازہ کو درست کیا جاوے اور انکی حالت منتشرہ کو ایک مرکز پر جمع کیا جاوے بغیر اسکے انکی حالت کی اصلاح ممکن نہیں۔

اعتذار

امساک باران۔ اور شدت حرارت کی وجہ سے چھاپے والے عملہ میں بعض خود اور بعض کے متعلق بیمار رہیں۔ علاوہ بریں الحکم کا کاتب جولائی کے آخیر میں رخصت لیکر لودیانہ گیا اور یکم اگست ۱۹۱۸ء تک واپس آنے والا تھا مگر وہ آجتک بھی نہیں آیا۔ دقتوں کے ساتھ ۷ اگست کا الحکم اور ۱۱ کا الحکم آٹھ آٹھ صفحہ پر شایع ہو سکا۔ دوسرا کاتب آگیا ہے۔ انشاء اللہ امید ہے کاتب کی وجہ سے توقف نہ ہوگا۔ ایڈیٹر

حضرت خلیفۃ المسیح تشریف لاتے ہیں

اے آمدنت باعث آبادئے ما۔ ذکر تو بود زمزمۂ شادئے ما

ڈلہوزی سے آئی ہوئی ڈاک نے یہ مژدۂ جانفزا سنایا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ ۱۶ اگست ۱۹۱۸ء کو ڈلہوزی سے روانہ ہوکر ۱۷ اگست ۱۹۱۸ء کی شام اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے دارالامان میں رونق افروز ہوں گے حضرت خلیفۃ المسیح کی صحت اور طبی مشیروں کا مشورہ ابھی حضرت کو پہاڑ پر سے آنے کی اجازت نہیں دیتا تھا۔ بارش نہ ہونے کی وجہ سے جو حالت اس وقت میدان میں گرمی اور حبس کی ہو رہی ہے وہ بجائے خود ظاہر ہے لیکن اپنی قوم و جماعت کا درد سلسلہ کی ضروریات اور خدمت دین کا ولولہ اور جوش آپ کو پہاڑ پر نہ ٹھہرنے کیلئے مجبور کر رہا تھا میں جن ایام میں حضرت کے ہمراہ تھا میں دیکھتا تھا کہ اگر صحت کے نظام کا نصیب اعدا النفس مجبور نہ کر دیتا تو آپ اس سفر کو بھی اختیار نہ کرتے۔ یہ وجود

چہ افتاد ایں سر ما را کہ میخواہد مصیبت را

کے پاک الفاظ کو جو حضرت موعود علیہ السلام نے خدمت دین کے ولولہ اور جوش میں فرمائے کو دہراتا ہے۔ آرام اور صحت کو سلسلہ کی ضروریات پر آپ اگر قربان نہ کر دیتے تو اس حد تک نوبت نہ پہنچتی +

گذشتہ چار سال کے اندر آپ نے بیحد محنت کی اور جن مشکلات میں سے سلسلہ کو نکالا ہے اس کا اثر آپ کی صحت پر لازمی تھا۔ بہرحال خدا کا شکر اور احسان ہے کہ اس نے حضور کی صحت کو بحال فرمایا اس سفر سے بہت فائدہ خدا کے فضل سے ہوا ہے لیکن ابھی بہت کچھ آرام کرنے کی ضرورت ہے۔ مگر میں جانتا ہوں کہ جو درد جو جوش اور جذبہ آپ کو ان ایام حرارت و حبس میں پہاڑ سے لا رہا ہے وہ آپ کو آرام کرنے نہیں دیگا +

طبی مشیروں کے مشورے الگ رکھے رہ جائیں گے ۔ حیف

اپنے کاروبار میں مصروف ہو جائینگے گذشتہ واقعات اسکے موید ہیں

بہرحال دارالامان کے ساکنین کی شادمانی و خوش بختی میں کیا کلام ہے کہ انکا آقا اور سید و مولیٰ مع الخیر آ رہا ہے اسکے حرکت و سکون خدا تعالیٰ کے مخفی رازوں کے ماتحت ہیں اور یقین ہے کہ وہ ہر حالت میں سلسلہ کیلئے بابرکت ہوں گے +

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے حضرت امام کو کامل صحت عطا فرمائے۔ اور اسکے وجود کو ہمارے لئے اور دنیا کیلئے عرصہ دراز تک نافع اور بابرکت بنائے اور اس کے ہاتھ پر سلسلہ کو آفاق و اکناف عالم میں پہنچانیکے سامان پیدا کرے۔ الحکم خوش قسمت ہے کہ وہ سب سے پہلے یہ مژدہ راحت افزا احباب کو پہنچاتا ہے۔ جس وقت تک الحکم ناظرین کے ہاتھوں تک پہنچیگا۔ حضرت امام امید ہے قادیان پہنچ چکے ہونگے۔ اس لئے الحکم اپنے ناظرین کی طرف سے اپنے امام کو قادیان آنے پر

خوش آمدید

کہتا ہے اور بڑے جوش سے کہتا ہے

ای آمدنت باعث آبادئ ما

میں تمام جماعت کو جہاں یہ مژدہ راحت افزا سناتا ہوں ہاں ادب سے ہر احمدی کو یہ توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنے آقا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی مستقل صحت اور ترقی عمر کے لئے اپنی دعاؤں کا اپنی نمازوں میں التزام کریں۔ اور ان کاموں کی تکمیل کے لئے پوری کوشش کریں جو حضور چاہتے ہیں کہ سلسلہ کی بہتری اور بھلائی کے لئے ضروری ہیں +

اب کام کرنے کا وقت ہے۔ تمام دوسرے خیالات اور مصروفیتوں کو چھوڑ کر اس وقت اس ایک مقصد میں سرگرمی سے لگ جاؤ

جو سلسلہ کو آفاق عالم میں پہنچانیکا ہی

نیرؔ کا سفر نامہ

میرے معزز بھائی ماسٹر عبدالرحیم صاحب نیرؔ (جو حضرت خلیفۃ المسیح کی ڈاک کا قابلِ قدر اور باعثِ فخر کام کر رہے ہیں) قادیان سے بمبئی گئے تھے تاکہ حضرت کی ڈاک کا کام کریں۔ انکے بمبئی پہنچنے سے پہلے حضرت وہاں سے روانہ ہو چکے تھے۔ پھر انہیں تبلیغ سلسلہ کیلئے بمبئی ٹھہرنا پڑا وہاں سے سکندر آباد ہوتے ہوئے وہ قادیان اور قادیان سے ڈلہوزی پہنچے۔ اس اخبار کے قارئین کرام کے ہاتھوں تک پہنچنے کے وقت تک امید ہے وہ قادیان پہنچ جائینگے۔ انہوں نے الحکم میں اپنے سفر نامہ کو لکھنا پسند فرمایا ہے۔ کیوں؟ اس کا جواب انہوں نے خود دیا ہے وہ درج ذیل ہے۔ سفر نامہ کی تفصیلات بعد میں انشاء اللہ آئینگی مجھے یقین ہے کہ قارئین الحکم انشاء اللہ العزیز اس سے فائدہ اٹھائینگے۔ ایڈیٹر +

میں کیا لکھونگا اور کیوں؟

۲۸ جولائی کے الحکم میں جس مضمون کی طرف اشارہ کیا گیا ہے اور جسے میں بوجہ سفر اور کثرت کام نہیں لکھ سکا وہ میرا سفر بمبئی و حیدر آباد دکن ہے۔ اور اسی کے ساتھ اگر خدا نے توفیق دی تو ڈلہوزی بھی شامل ہو جائیگی۔ یہ کیسا ہوگا دلچسپی لئے ہوگا یا نہ؟ اسکا جواب میں نہیں دے سکتا واقعات سفر میرے لکھے ہوئے اردو میں خود بتا دینگے میں صرف اسقدر لکھتا ہوں۔ انشاء اللہ اس سے سفر کرنیوالیکو اطلاع مبلغ کو مدد اور مضمون پڑھنے والیکو ایک دل بہلانیکا سامان ملجائیگا۔ میں اسے الحکم کے لئے کیوں لکھونگا؟

اسکا جواب صرف یہ ہے کہ اپنی عزت افزائی کیلئے اپنے لئے ایک فخر حاصل کرنیکے۔ کیونکہ میں جانتا ہوں اور میرے کانوں نے سنا کہ خدا کا مسیح علیہ الف الف سلام فرمایا کرتا تھا "الحکم ہمارا ایک بازو ہے"۔ الحکم کی حمایت میرے نزدیک خدا کے بازو کی تقویت ہے۔ اور میرے لئے یقین فخر و عزت ہے۔ احباب انشاء اللہ ایک عرصہ تک الحکم کے کالم میں نیرؔ

کو چمکتا ہوا دیکھیں گے۔ وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم +

تمہیدی نوٹ

ناظرین الحکم! میں آپکی خدمت میں حسب وعدہ حاضر ہوا ہوں۔ تاخیر معاف کیونکہ میں آزاد نہیں نہ ہی احمدی جسے مسیح موعود کے سپاہی ہو کر شیطان کی افواج سے لڑنا ہے۔ جناب محمد علی صاحب سابق مترجم صیغہ اشاعت اسلام کے مجوزہ طریق پر ردسی لیشوک ہو کر آزاد ہو سکتا ہے مطلب یہ کہ خدمت سرکار میں ہوں۔ فرض منصبی کی بجا آوری مقدم اطاعت و خدمت امام و تعمیل احکام اور پھر فرصت میں نوافل +

میں وعدہ کر چکا ہوں کہ انشاء اللہ اپنے سفر کے حالات آپکو سناؤں اور جو کچھ میں نے دیکھا آپکو دکھاؤں اس وعدہ کو تفصیل کے ساتھ سنانیسے قبل میں مناسب سمجھتا ہوں کہ آپ کے سامنے حالات سفر کا ایک خلاصہ پیش کر دوں تا اسے دیکھکر آپ کم از کم یہ نوٹ فرمالیں کہ میں کیا لکھونگا سُنئیے! میں ۹ جون کو قادیانسے روانہ ہوا۔ امرتسر کے دربار صاحب کو گہری آنکھ سے دیکھا سکھوں کی چھوت چھات پر افسوس کیا۔ لوہے کے گدے میں بیٹھ بریلی پہنچا۔ بریلی میں نعمت اللہ ولی کی طرف منسوب کئے ہوئے ایک نو تصنیف شدہ قصیدہ کی اصلیت بتا احباب کے سوالات کا جواب دے برائے آر۔ کے۔ آر۔ کرشن جی کے جنم جھوم کی سیر کی متھرا گری کی جامع مسجد اور مندر ونکی اون خیالات کے ساتھ جو کرشن موعود کے ماننے والے کے قلب میں اس نظارہ سے موجزن ہو سکتے دیکھا راستہ کو غور کرنے والی نگاہ ہونے کے ساتھ دیکھتے ہو کر بمبئی جا اترا۔ غار ریلفنٹا کے نظارے سے سبق حاصل کیا +

۱۱ جون سے ۲۰ جون تک بمبئی میں رہا۔ مولانا حافظ روشن علی صاحب کی معیت میں تبلیغ کا کام کیا۔ حافظ صاحب کے خطبے سے خود لیکچر دیا۔ بارلی ہندو، برہمو، مسیحی۔ دیسی و یورپین دیور نشین سے ملاقاتیں تبادلہ خیالات ہوئے مرد دنکو تبلیغ ہوئی۔ عورتوں کو مسیح موعود کا پیغام پہنچایا۔ ۲۰ جون سے ۱۱ جولائی تک سکندر آباد میں اخویم سیٹھ الہ دین صاحب کے ہاں قیام ۔۔ دو پبلک لیکچر ایک سوشل ریفارم سوسائٹی حیدر آباد میں اور ایک

حیدر ۔۔ میں حیدر آباد میں ہوا۔ حیدر آباد کی قریباً تمام سیر گاہیں دیکھیں۔ دلچسپ واقعات نوٹ کئے۔ ۵ اجولائی کو واپس براستہ دہلی قادیان حاضر ہوا اور ۱۹ جولائی سے ۔۔ ہوں۔ اس ۔۔ پر جو کچھ دیکھتا ہوں نوٹ کرتا ہوں۔ انشاء اللہ اپنے وقت پر احباب کرام اسکو نہایت لطف اٹھا کر پڑھینگے +

انجمن احمدیہ برائے امداد جنگ

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی توجہ گرامی دربارہ امداد جنگ اوائل ہی سے اس طرف بہت کچھ منعطف رہی ہے حضور نے اپنی تقریرو تحریروں اور جماعت کے اجتماع کے موقعوں پر مؤثر خطبوں کے ذریعہ کوئی دقیقہ امداد جنگ کی تحریک میں اُٹھا نہیں رکھا چنانچہ ایک سالانہ جلسہ کی تقریر میں بڑے زور سے فرمایا تھا کہ اگر خلافت کا بوجھ مانع نہ ہوتا۔ تو میں خود میدان جنگ میں چلا جاتا۔ جماعت احمدیہ کے افراد اور مختلف انجمنیں بھی اس قسم کی امداد اور تحریکات سے قاصر نہیں رہیں۔ سرکاری ملازموں نے اپنے اپنے محکموں میں اور شہر و دیہات کے باشندگان نے جو ملازم نہیں ہیں اپنے حلقوں کے اندر ہر قسم کے چندوں سے گورنمنٹ عالیہ کی مدد کرنا ہمیشہ اپنا فخر سمجھا ہے لیکن یہ سب کارروائیاں آج تک متفرق اور غیر منتظم طور پر ہوتی رہی ہیں۔ اس امر کی سخت ضرورت تھی کہ ایک سنٹرل کمیٹی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی طرف سے سلسلہ کے صدر مقام قادیان میں قائم ہو کر جملہ کارروائی ایک نظام کے ماتحت کیجاوے۔ اور اسکا مکمل اور باضابطہ ریکارڈ محفوظ رہے۔ اس غرض کیلئے حضور نے ایک سنٹرل وار کمیٹی قادیان میں قائم فرمائی جسکی اطلاع حضور ہی کے الفاظ میں تمام جماعت کو اس سے پہلے بذریعہ اخبار دیجا چکی ہے۔ اس کمیٹی کے فرائض حسب ذیل ہونگے ؛

اول۔ اسوقت تک جماعت احمدیہ نے گورنمنٹ کی اس جنگ میں جو خدمات کی ہیں۔ کیا انفرادی حیثیت اور کیا اجماعی رنگ میں انکی مکمل لسٹ تیار کیجاوے ۱۔ کس قدر آدمی فوج میں بھرتی ہوئے ہیں۔ ۲۔ دوسرے جنگی کاموں کے لئے گئے ہیں۔ ۳۔ احمدیوں کے ذریعہ سے دوسرے لوگ کس قدر بھرتی ہوئے ہیں۔ ۴۔ چندہ کسقدر دیا ہے۔ ۵۔ قرضہ کسقدر دیا ہے۔ ۶۔ جنگی کمیٹیوں میں کون کونسے ممبر ہیں۔ ۷۔ ڈیفنس فورس میں کسقدر آدمی شامل ہیں۔ وغیرہ وغیرہ

دوم۔ ان خدمات کے صلے میں احمدیوں کی گورنمنٹ کی طرف سے کیا کیا قدر افزائی ہوئی ہے مثلاً تمغہ۔ خطابات۔ انعامات۔ وغیرہ ؛

سوم۔ آئندہ کیلئے جماعت فوج میں بھرتی ہونیکی تحریک کرنی اور اسکا ریکارڈ رکھنا ؛

چہارم۔ ڈیفنس فورس کیلئے تحریک کرنی ؛

پنجم۔ قرضہ کیلئے تحریک کرنی ؛

ششم۔ امداد جنگ کیلئے تحریک کرنی ؛

ہفتم۔ ایسا لٹریچر پھیلانا۔ جو لوگوں میں وفاداری کا جذبہ پھیلانیوالا۔ اور خدمت گورنمنٹ کی تحریک کرنیوالا ہو ؛

ہشتم۔ غیر احمدیوں میں بھی اس قسم کی خدمات کی تحریک کرنا اور اسکے نتیجہ کا ریکارڈ رکھنا

سب انجمنوں کے پریذیڈنٹوں اور سکرٹریوں کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ ضلع وار ایک شخص کو اس خدمت کیلئے مقرر کریں جو گاؤں وار اپنے قائم مقام مقرر کرے اور ہر ایک خدمت جو کوئی شخص کرتا ہے اسکے نام پر لکھکر اپنے ضلع کے ڈپٹی کمشنر کو دے۔ اور ایک فہرست یہاں بھیجے۔ تاکہ گورنمنٹ پنجاب کو بھیجی جاوے اور دیگر حکام متعلقہ کو بھی۔ یہاں ریکارڈ رہے اور اس امر کی ہدایت علم کیجاوے کہ جو کوئی کسی قسم کی خدمت کرے اسکا ثبوت اپنے پاس رکھے مثلاً یہی نہیں کہ کسیکو فوج میں بھرتی ہونیکی تحریک کرکے چھوڑ دیں۔ بلکہ اگر وہ بھرتی ہو جاتا ہے تو خواہ وہ احمدی ہو یا غیر احمدی۔ اسکو تحریک کرنیوالا اپنے نام پر بھرتی کرادے۔ تاکہ وقت پر اسکا ثبوت دیا جا سکے۔ پہلے اطلاع دیجا چکی ہے کہ وار کمیٹی موسومہ بہ "انجمن احمدیہ برائے امداد جنگ" ۲۳ جولائی کو قائم ہوئی ہے اور اسکا ایک مستقل دفتر قائم ہو کر باقاعدہ کام شروع ہو گیا ہے۔ گورنمنٹ کیساتھ ضروری معاملات کے متعلق خط و کتابت جاری ہے۔ آئندہ جو جو کارگذاری ہوگی۔ اسکا اعلان وقتاً فوقتاً بذریعہ اخبارات و پرائیویٹ خطوط ہوتا رہیگا ؛

جملہ احباب سے توقع ہے کہ فوراً کارروائی شروع کرکے سکرٹری وار کمیٹی یا انجمن احمدیہ برائے امداد جنگ کو ان امور کے جوابات سے مطلع فرمائینگے جنکی تفصیل شق اول کے ضمن میں کیگئی ہے۔ اسکام میں سپاہیانہ چستی اور باقاعدگی ظاہر فرمائیں۔ اور جو خاص آدمی کسی انجمن نے اپنا قائم مقام تجویز کیا ہو اسکے نام اور پتہ وغیرہ سے بہت جلد مطلع فرما دیں۔ اللہ تعالیٰ آپکے ساتھ ہو۔ والسلام خاکسار [illegible] سکرٹری انجمن احمدیہ برائے امداد جنگ [illegible] ؛